14

امام کی نماز باطل ہونے کی وجہ سے کیا مقتدی نماز دہرائیں گے؟

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! ایک مسجد میں عصر کی نماز باجماعت ہوئی امام صاحب نے مغرب کی نماز پر اعلان کیا کہ جنھوں نے عصر کی نماز میرے پیچھے ادا کی ہے وہ اپنی نماز دہرالیں، ایسی صورت میں مقتدی کیا کریں؟ جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

مذکورہ سبب کی بناء پر امام کی نماز کے باطل ہونے سے مقتدی کی نماز کا بطلان لازم نہیں آئے گا؛ کیونکہ جب مقتدی نے نماز کی تمام شرائط، ارکان اور واجبات کو صحیح طور پر ادا کیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اس کے باطل ہونے کا حکم کسی صحیح دلیل سے ہی ثابت ہوسکتا ہے۔

1 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ»

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ائمہ تمہیں نماز پڑھائیں گے، اگر صحیح پڑھائیں تو تم سب کی نماز صحیح

ہے، اور اگر غلطی کریں تو تمہاری نماز صحیح ہے اور غلطی کا وبال انہی پر ہوگا۔“ [1]

2 شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فَهَذَا نَصٌّ فِي أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَخْطَأَ كَانَ دَرْكُ خَطِئِهِ عَلَيْهِ لَا عَلَى الْمَأْمُومِينَ".

”یہ حدیث اس بارے میں نص ہے کہ اگر امام غلطی کرے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا نہ کہ مقتدیوں پر“۔ [2]

3 اسی طرح موطا میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ موجود ہے:

عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الْجُرُفِ، فَنَظَرَ فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ، وَصَلَّى وَلَمْ يَغْتَسِلْ.... قَالَ: فَاغْتَسَلَ، وَغَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ، وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ، وَأَذَّنَ أَوْ أَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحَى مُتَمَكِّنًا.

”زُبَید بن صلت رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جرف نامی جگہ کی طرف نکلا سیدنا عمر کی (کپڑوں پر) نظر پڑی تو دیکھا کہ ان کو تو احتلام ہو چکا ہے اور انھوں نے بغیر غسل کیے نماز بھی ادا کر لی ہے،..... زُبَید بن صلت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پھر انھوں نے غسل کیا اور اپنے کپڑے میں جس نشان کو دیکھا اُسے دھو ڈالا اور جو نظر نہ آیا وہاں چھینٹے مار دیے، پھر اذان یا اقامت کہی، پھر چاشت کے (وقت سورج کے) بلند ہو جانے کے بعد اطمینان سے نماز ادا کی۔“ [3]

اسے عبدالقادر ارنؤوط نے حسن کہا ہے۔ [4]

اس واقعہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خود تو نماز دہرائی ہے لیکن مقتدیوں کو دہرانے کا حکم نہیں دیا۔

4 اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے مروی ہیں:

أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَأَعَادَ، وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالإِعَادَةِ.

[1] صحيح البخاري، كتاب الأذان، بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ، حدیث نمبر:694. [2] مجموع الفتاوى 23/ 372. [3] موطأ مالك، كتاب وُقُوتِ الصَّلَاةِ، باب إِعَادَةُ الْجُنُبِ الصَّلَاةَ، وَغُسْلُهُ إِذَا صَلَّى وَلَمْ يَذْكُرْ، وَغَسْلُهُ ثَوْبَهُ، حدیث:154. [4] جامع الاصول:5357.

’’ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک بار بغیر وضو کے نماز پڑھا دی پھر یاد آنے پر نماز دہرائی اور مقتدیوں کو اعادہ کا حکم نہیں دیا۔‘‘ [1]

اسے زکریا غلام قادر نے صحیح کہا ہے۔ [2]

لہٰذا ایسی صورت میں امام اپنی نماز دہرائے گا مگر مقتدیوں کو نماز دہرانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس
مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

رئیس
مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

[1] السنن الكبرى، جُمّاعُ أَبْوَابِ الصَّلَاةِ بِالنَّجَاسَةِ وَمَوْضِعِ الصَّلَاةِ مِنْ مَسْجِدٍ وَغَيْرِهِ، بَابُ إِمَامَةِ الْجُنُبِ، حدیث: 4075. [2] ما صح من آثار الصحابة فی الفقه: 1/376.